سوال

(58) عہدوپیمان توڑ کر نئی مسجد میں جمعہ کا آغاز کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک بلدہ میں ایک قدیم جامع مسجد ہے۔ جمیع مسلمین اس مسجد قدیم میں پنج گانہ نماز اور جمعہ ہمیشہ سے پڑھتے چلے آتے ہیں، بالاتفاق و مجمع علیہ۔ ایک شخص نے ایک مسجد جدید تیار کی اور اس نے اقرار صحیح ووعدہ واثق بھی کیا کہ اس مسجد جدید میں پنج گانہ نماز کے سوا جمعہ نہ پڑھا جائے اقرار اور وعدہ لینے کی وجہ یہ ہوئی کہ مسجد جامع قدیم میں ہمیشہ جمعہ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں ایسا نہ ہو کہ خلل اتفاق مجمع علیہ کا ہو، اُسی قرار بموجب نئی مسجد میں چھ (6) سال تک لوگ پنجگانہ نماز فقط پڑھتے رہے۔ اب چند روز سے خلاف اقرار صحیح وخلاف وعدہ واثق کے جمعہ پڑھنا شروع کیا ہے۔ تو دریں صورت بلدہ میں بہت سے مسلمان اس امر سے ناخوش ہیں کہ ایسا اقرار وعدہ توڑ دیا، سواس میں فتنہ عظیم وفساد برملا ہو رہا ہے۔ اس میں دو ٹکڑیاں ہوگئیں ہیں ایک ٹکڑی چھوٹی، ایک ٹکڑی بڑی کہ "اتبعوا السواد الاعظم" کا خلاف ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

درصورت صدق صورت مسئولہ جبکہ بانی مسجد نے تمام مسلمین کے روبرو اس امر کا معاہدہ کیا کہ مسجد جدید میں بلا حکم اہل شہر وبدون اجازت سب صاحبوں کے جمعہ قائم نہ کیا جائے گا اور اہل شہر مسجد جدید میں جمعہ قائم کرنے پر راضی نہیں ہیں تو بانی مسجد پر لازم ہے کہ مسجد جدید میں جمعہ کی نماز قائم نہ کرے۔ بلکہ اس کو اُٹھا دے۔ تعمیل معاہدہ وایفائے وعدہ واجب ہے، چنانچہ اس کی سخت تاکید قرآن ومجید وحدیث شریف میں وارد ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا أَوفوا بِالعُقودِ ١ ... سورة المائدة

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! عہد پورے کرو''

وَأَوفوا بِالعَهدِ إِنَّ العَهدَ كانَ مَسـٔولًا ٣٤ ... سورة الإسراء

''اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کا سوال ہوگا''

حدیث شریف میں آیا ہے:

وعَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍوأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا ، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا : إِذَااؤْتُمِنَ خَانَ ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ ، وَإِذَاعَاهَدَ غَدَرَ ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ (متفق علیہ)[1]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جس شخص میں چار خصلتیں ہوں، وہ خالص (پکا) منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے ، حتیٰ کہ وہ اسے ترک کر دے ۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے ، جب بات کرے جھوٹ بولے ،جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ پر اتر آئے ۔ ''

"عن عبداللہ بن عامر قال : دعتني أمي یومًا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد فی بیتنا ، فقالت : تعال أعطک ، فقال لھا صلی اللہ علیہ وسلم : ما أردت أن تعطیہ ؟ قالت : أردت أن أعطیہ تمرًا ، فقال لھا : أما لولم تعطہ شیئًا کتبت علیک کذبۃ" (رواہ ابوداود والبیھقی فی شعب الایمان کذافی المشکوۃ فی باب الوعد)[2]

''عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ایک روز میری والدہ نے مجھے بلایا ،جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں تشریف فرماتھے ، میری والدہ نے فرمایا سنو! آؤ میں تمھیں کچھ دوں گی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں فرمایا : تم نے اسے کیا دینے کا ارادہ کیا ہے ؟ انھوں نے عرض کی : میں نے اسے ایک کھجور دینے کا ارادہ کیا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : سن لو! اگر تم اسے کوئی چیز نہ دیتیں تو تمہارے ذمے ایک جھوٹ لکھ دیا جاتا ۔ ''

اگر بانی مسجد اس معاہدے کی تعمیل نہ کرے تو ضرور عاصی ہوگا اور جو لوگ اس کام میں اس کا ساتھ دیں گے وہ بھی مبتلائے عصیان ہوں گے ۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (34) صحیح مسلم رقم الحدیث (58)

[2]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (991)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ: 123

محدث فتویٰ